رضاءِ الٰہی کیلئے اسلاف کی قربانیاں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

31-Aug-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

نبی مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جمعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ ہر جمعہ کے دن میری اُمت کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تو ان میں سے جو سب سے زیادہ درودِ پاک پڑھنے والا ہو گا وہ میرے سب سے زیادہ قریب ہو گا۔

(سنن کبری للبیھقی، کتاب الجمعة، باب مایؤمرہ فی لیلة الجمعة، ۳/۳۵۳، حدیث: ۵۹۹۵)

خوب بھیجو مل کے دیوانو! ادب سے جھوم کر تم مدینے کے حسین گلزار پر لاکھوں سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

---

1 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچو نگی، نہ بیان کی ریکارڈنگ کرونگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں) ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنو گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے، بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وزارت کیوں قربان کی؟

منقول ہے کہ خلیفہ ہارونُ الرَّشید کے وزیر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مشرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن ہارونُ الرَّشید کے سامنے بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے پوچھا: اے مسلمانوں کے خلیفہ! اگر کوئی شخص آپ کے دربار میں درخواست (Request) کرے کہ میرا غلام فرار ہو کر آپ کے پاس آگیا ہے آپ مجھے میرا غلام لوٹا دیں، تو کیا آپ اُس کا غلام واپس کر دیں گے؟ خلیفہ نے کہا: کیوں نہیں۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشَرَّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: جناب! میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غلام

ہوں، جو اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے فرار ہو کر آیا ہوں، آپ مجھے اس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چھوڑ دیں، تاکہ میں دوبارہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ یہ سُن کر خلیفہ ہارونُ الرَّشید اور وہاں موجود تمام حاضرین رو دیئے پھر خلیفہ کہنے لگے: ہم میں سے یہ شخص نجات پا گیا، جبکہ ہم یہاں بیٹھے اِس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے انہیں چلے جانے کی اجازت دے دی، اجازت نامہ سُن کر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشَرَّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُٹھے اور اسی وَقْت احرام باندھ کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتے ہوئے حرمِ پاک کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے ملے اور دیکھا کہ وہ زمین پر مَحوِ خواب ہیں، مٹی اُڑ اُڑ کر ان کے چہرے پر پڑ رہی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سلام کے بعد ان سے دریافت فرمایا: اے عبداللہ! سب کچھ چھوڑنے کا عوض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے کیا دیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سفیان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی وزارت اور دیگر ساز و سامان قربان کرنے کا عوض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ دیا کہ "مجھے اپنی رضا عطا فرما دی" جس میں، مَیں اِس وقت ہوں۔ جب حرمِ پاک کے مَشائخِ عظام کو نیک بخت وزیر کے آنے کی خبر ملی تو وہ سلام پیش کرنے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ان کی لاغری اور غُبار آلودگی کو دیکھ کر اُنہوں نے پوچھا: بے آب و گیاہ چٹیل میدان کا سفر آپ نے کیسے برداشت کر لیا؟ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: جس مُجرم غلام کا دل اُسے آقا کے دروازے کی طرف لے جا رہا ہو، وہ اپنے آقا کی بارگاہ میں کیسے آتا ہے؟ اگر مجھے قدرت ہوتی تو میں سَر کے بل آتا۔ یہ کہتے کہتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے، پوچھا گیا: کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں نے اپنا شفیع (مددگار) آگے بھیج دیا ہے، شاید! اُس کی شفاعت

قبول ہو جائے۔جب ان کی نظر بَیْتُ اللہ شریف پر پڑی تو ایک زور دار چیخ ماری اور ان کی رُوح جسم سے جُدا ہو گئی۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۶۹)

بے سبب اے خدا کردے بخشش حشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسِش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین نے راہِ خدا میں بہت سی قُربانیاں دیں کبھی مال کی قربانی تو کبھی جان کی قربانی، کبھی بادشاہت کی قُربانی تو کبھی وزارت کی قربانی، الغرض جب، جہاں، جس چیز کی قُربانی کی ضرورت پیش آئی اُنہوں نے اُسی چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قُربان کردیا جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں ایک وزیر نے صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اپنی وزارت، اپنا مال و دولت، اپنا دُنیوی عیش و عشرت سب کچھ قُربان کر دیا، شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (Worship) میں گُزار کر اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے اور صَدیاں گُزرنے کے بعد بھی ان کی عظیم قربانیوں کے چرچے آج بھی ہر طرف گونج رہے ہیں۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف باتیں بنانے، فارغ بیٹھے رہنے، فُضولیات میں وقت گنوانے اور حیلے بہانے تراشنے کے بجائے عملی طور پر ان اللہ والوں کی مُبارک زندگیوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے ذاتِ خُدا پر بھروسا کرکے اپنے اندر دین کی خاطر قُربانیاں دینے کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھئے! انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بعد میں آنے والے بُزرگانِ دین نے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق راہِ خدا میں قُربانیاں دیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام

www.dawateislami.net

کے زمانے میں آپ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا ہابیل نے رضائے الٰہی کی خاطر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنی جان قربان کردی جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 6 سُوْرَۃُالْمَائِدَۃ میں فرمایااور مفسِّرین نے اس واقعے کو تفصیل کے ساتھ نقل کیا۔ چنانچہ

ہابیل کی قربانی

"ہابیل" اور "قابیل" دونوں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرزند ہیں۔ منقول ہے کہ روئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل اور سب سے پہلا مقتول ہابیل ہے ان دونوں کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت حواء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کا نکاح "لیوذا" سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا، مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بہت سمجھایا کہ اقلیما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے، اس لئے وہ تیری بہن ہے، اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہو سکتا، مگر قابیل اپنی ضد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہوگی وہی اقلیما کا حق دار ہوگا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں (Wheats) کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض وحسد پیدا ہوگیا اور اس نے حضرت

www.dawateislami.net

ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ تقویٰ واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تو مُتّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۸۵-۸۶، ملخصاً، صراط الجنان، ۴۱۶/۲، تحت الآیۃ ۲۷، ملخصا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کر دہ قرآنی واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کی اِبتدا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور سے ہوئی اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُبارک طریقہ رہا ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کیلئے دُشوار گزار سفر کئے، تکلیفیں جھیلیں، باطِل قُوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اپنے شہروں اور مُلکوں سے ہجرتیں کیں، اپنی زِندگیاں وقف کیں اور جہاں ضرورت پیش آئی وہاں اپنی مُقدّس جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ چنانچہ

انبیاء علیہم السلام کی قربانیاں

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عُبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! قیامت کے دن کن لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے نبی کو قتل کیا یا نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کو قتل کیا، پھر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ کی آیتوں سے مُنکر ہوتے
وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ	اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے
وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ	والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک

www.dawateislami.net

بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۱﴾ عذاب کی۔

(پ۳سورۂاٰل عمران، ۲۱)

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابو عُبیدہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بنی اسرائیل نے صبح کے اوّل وقت میں 43 نبیوں کو شہید کر دیا، بنی اسرائیل کے 112 عبادت گزار عُلماء کھڑے ہوئے اُنہوں نے انہیں نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے روکا، تو بنی اسرائیل نے اس دن کے آخری حصّہ میں ان سب کو بھی شہید کر دیا۔(جامع البیان، ۲۱۶/۳، رقم:۶۷۷۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کردہ حدیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بہت سے انبیائے کرام نے راہِ حق میں اپنی جانوں کی قربانیاں پیش فرمائیں۔ آیئے! اب حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قربانیوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر نہ صرف اپنی اولاد اور اہل و عیال (Family) کو جنگل بیابان میں تنہا چھوڑ کر عظیم قربانی کا شرف حاصل کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی اولاد قربان کرنے سے بھی پیچھے نہ ہٹے۔ چنانچہ

عِشق کے اِمتحان

حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ مُحترمہ حضرت بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بَطنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کے بعد آپ (حضرت سَیِّدُنا ابراہیم) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی آئی کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور حضرت

اسمٰعیل عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس سرزمین میں لے جائیں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان دونوں کو اپنے ساتھ بُراق پر سوار کرکے شام سے سرزمینِ حرم میں لائے اور کعبہ مُقدّسہ کے نزدیک اُتارا، یہاں اُس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی، ایک توشہ دان (Cartouch) میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مُڑ کر اُن کی طرف نہ دیکھا، حضرت اسمٰعیل عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے عرض کی: "آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں انیس و رفیق کے بغیر چھوڑے جاتے ہیں؟ لیکن حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ "کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا" ہاں۔ یہ سُن کر انہیں اطمینان ہو گیا، حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لے گئے۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دُودھ پلانے لگیں، جب ان کے پاس موجود پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحب زادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے پَر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ (صراط الجنان، ۵/۱۸۳)

تینوں رات ایک طرح کا خواب

حضرتِ سَیِّدُنا اِسۡمٰعِیۡل عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچپن میں حضرتِ سَیِّدُنا اِبۡرَاہِیۡم خَلِیۡلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالحجہ کی آٹھویں رات خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ صُبح سے شام تک غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالحج کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بِچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبح یقین کر لیا کہ یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اِسی لئے (9) ذُوالحج کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرما لیا، جس کی وجہ سے (10) ذُوالحج کو یَوْمُ النَّحر (یعنی ذَبح کا دن) کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶)

اِطاعت گُزار ہو تو ایسا!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مَقام و مَرتبہ ساری مَخلوق میں بُلند و بالا ہے، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قَدر شدید ہوتے ہیں، مگر قُربان جائیے! ان مُقدَّس ہستیوں کے صَبر و اِستقلال پر کہ وہ اس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خُوشی خُوشی برداشت کر کے نہ صِرف بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخرو ہو کر بُلند دَرجات حاصل کرتے ہیں بلکہ مُستقبِل میں آنے والے اِمتحانات کیلئے اپنے آپ اور گھر والوں کو بھی ہمہ وَقت تیّار رکھتے ہیں، ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشعَلِ راہ بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب اور برگُزیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خُصوصی اِنعام واِکرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں توفیقِ اِلٰہی سے ثابِت قَدم رہے اور دل و جان سے اس قربانی کیلئے تیار ہو گئے جس کا حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے والد کو دیا تھا۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے

www.dawateislami.net

بہت ہی اِطاعت گُزار اور فرمانبر دار بندے تھے کہ (آپ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا) وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بُڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کانُور اور دل کا سُرور تھا، فِطری طور پر حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلام اس کو کبھی اپنے سے جُدا نہیں کرسکتے تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے فَرزَنْد اور زوجہ کو وادیٔ بَطحا کی اُس سُنْسان جگہ پر چھوڑ آئے جہاں سَر چُھپانے کو دَرَخْت کا پتّا اور پیاس بُجھانے کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہیں تھا، نہ وہاں کوئی یار و مَدَدگار، نہ کوئی مُونِس و غمخوار۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو شاید اِس کے تَصَوُّر ہی سے اُس کے سینے میں دل تیز دَھڑکنے لگتا، بلکہ شِدَّتِ غَم سے شاید پَھٹ جاتا۔ مگر حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم سُن کر نہ فِکْر مَنْد ہوئے، نہ ایک لمحہ کیلئے سوچ بِچار میں پڑے، نہ رَنْج و غَم سے نِڈھال ہوئے بلکہ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حکم بجالانے اور رضائے الٰہی پانے کیلئے بیوی اور بچے کو لے کر مُلکِ شام سے سَرزمینِ مکہ چلے گئے اور وہاں بیوی بچے کو چھوڑ کر ملکِ شام واپس آ گئے۔

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قربانیاں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیگر انبیائے کرام کی طرح ہمارے آقائے مہربان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بے شُمار قربانیاں دیں، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ کی دی ہوئیں قربانیوں سے کون واقف نہیں، اعلانِ رسالت ہوتے ہی کفارِ نابنجار کی طرف سے جَور و جَفا کی آندھیاں چلنے لگیں، کبھی ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو کبھی طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹا، کاہن، جادُوگر کہا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلامُ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ

www.dawateislami.net

حملے کئے گئے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خانۂ کعبہ پر اَشکبار نگاہ ڈالتے ہوئے مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینۂ منورہ پہنچنے پر بھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا۔ کفارِ بداطوار کا غیظ و غضب اِس قدر بڑھا کہ وہ آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کی جان کے بھی دشمن ہو گئے اِن کی طرف سے جنگیں مسلط کر دی گئیں۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص ۱۱۴ تا ۱۱۶ ملتقطاً و ملخصاً)

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں	افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں
گم ہو کے عشقِ مصطفٰے میں اے خدائے پاک	کرتا رہوں بیان سَدا اَشکبار میں
تبلیغِ دین کے لئے دَر دَر پھروں اے کاش!	طالِب ہوں ایسے وَلْوَلے کا کِردِگار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۷۶، ۲۷۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! انبیائے کرام کی سیرت پر چلتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم بھی رِضائے اِلٰہی کی خاطر اِسلام کی ترویج واِشاعت، سُنّتیں سیکھنے اور لوگوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے اپنے بچوں کے ابو اور اپنے جگر پاروں، آنکھوں کے تاروں کو خُود سے جُدا کر کے کئی سالوں یا مہینوں کیلئے نہیں بلکہ مہینے میں صِرف تین دن کیلئے راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر پر روانہ کرنے والے بن جائیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شِرکت کرنا ہمارا مَعْمُول بن جائے۔ سُنّتوں پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو بھی سُنّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانے کی سَعادت نصیب ہو جائے۔

سُنّتوں کی کروں خُوب خِدمت	ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں یاخُدا	اِلتجا ہے تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کی قربانیاں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس طرح انبیائے کرام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخُوشنودی کے لئے جگہ بہ جگہ قُربانیاں پیش کیں اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے بھی اپنے دَور میں بہت سی قربانیاں دیں، بعض صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے اپنا گھر بار چھوڑ کر مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت کی اور مہاجر کا لقب پایا۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان بھی قربانی دینے میں پیچھے نہ رہے بلکہ فَراخ دِلی سے اپنے مُہاجر بھائیوں کے لئے اپنے مکانات ، زمینیں ،گھر اور دیگر ضرورت کی اشیاء ایثار(Sacrifice) کر کے اَنصار (مددگار) ہونے کی مثال قائم فرمائی۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی بڑی تعداد نے اسلام کی سَربُلندی کیلئے اپنی جانیں قُربان کیں اور شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ بعض نے اپنے مال کی قربانی پیش فرمائی۔ آیئے! اب صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کے چند واقعات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رضائے الٰہی کیلئے دینِ اسلام کی خاطر کس طرح اپنے مال اور جان کی قربانیاں دیں۔

ایک صحابی کی مالی قربانیاں

یوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے مختلف انداز میں قربانیاں پیش فرمائیں لیکن جلیلُ القَدر صحابی حضرت سیِّدنا عبدُالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انداز بھی نرالا ہے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (۱) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مُبارکہ میں ایک بار چار ہزار دینار خیرات کیے (۲) ایک بار چالیس ہزار دینار راہِ خدا میں دیئے (۳) ایک بار پانچ سو گھوڑے مجاہدوں کو دیئے (۴) ایک

بار ڈیڑھ ہزار اونٹ راہِ خدا میں دیئے (۵) وفات کے وقت پچاس ہزار دینار خیرات کرنے کی وصیت فرمائی (٦) ایک بار جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو اپنا تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کی مگر بعد میں آرام ہو گیا تو وہ مال خود ہی خیرات کر دیا (۷) ایک بار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کہا کہ جو اہلِ بدر میں سے ہو اُسے فی کس چار سو دینار میں دوں گا (۸) ایک بار ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ دینار خیرات کیے، رات کو حساب لگایا پھر بولے کہ میرا سارا مال مہاجرین وانصار پر صدقہ ہے حتّٰی کہ فرمایا: میری قمیض فُلاں کو اور میرا عمامہ فُلاں کو (دے دینا) (حضرت سیّدنا) جبریلِ امین (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوئے، عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! عبد الرحمٰن کے صدقات قبول (ہوئے)، انہیں بے حساب جنّتی ہونے کی خبر دے دیجئے (۹) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیس ہزار غلام آزاد کیے (۱۰) اَزواجِ مُطہرات کی خدمت میں ایک باغ (Garden) پیش کیا (جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا)۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دینِ اسلام کی آبیاری کیلئے مختلف مواقع پر اپنا کثیر مال راہِ خدا میں قُربان کر دیا۔ یقیناً بُزرگانِ دین کے ان کارناموں کا جب جب تذکرہ کیا جاتا ہے ہمارے دلوں میں بھی ایسے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، ان مبارک ہستیوں کے یہ واقعات آج بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی دینِ متین کی سربلندی اور سُنّتوں کی دعوت کو عام کرنے کی خاطر اپنے تَن مَن دَھن اور وقت کی قربانی دینے کا جذبہ (passion) بیدار کریں۔ یہ مدنی جذبہ پانے کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جانا

www.dawateislami.net

اور ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا بھی ہے۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے **"مدنی انعامات پر عمل"** کرنا بھی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین خود بھی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے اور لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے تھے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن خطاب، ۱/۸۸، رقم ۱۳۵) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان (Easy) اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تَحْسِین اور لائقِ عمل ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُرفِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مَدَنی اِنعامات"** بصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

۔ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے چل مدینہ کی سعادت مل گئی.

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ الحمدللہ عزوجل ہمارا گھرانہ آقائے نعمت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایک عظیم المرتبت خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہے. سیّدی اعلیحضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت کے وہ خلیفہ مکرّم میری والدۂ محترمہ کے نانا جان تھے اور ہمارے تمام اہلخانہ اُنہیں کے دست مبارک پر بیعت تھے۔ ان سے

www.dawateislami.net

بیعت کی برکت سے الحمدللہ عزوجل سیدی اعلیٰحضرت کی محبت وعقیدت رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے تھی، لیکن عملی زندگی میں ہماری مثال کورے کاغذ کی سی تھی بالخصوص نمازوں پابندی سے محرومی تھی نیز فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نحوست چھائی تھی، غصہ اور چڑچڑاپن ہماری عادتِ ثانیہ تھی۔میرے پھوپھی زاد بھائی نے (جو کہ دعوت اسلامی کے مدنی حول سے وابستہ تھے) انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بھائی کو بھی دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نہ صرف دعوت دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شروع کر دیا۔بھائی جان سنتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر اجتماع کی روداد سناتے جس میں سیدی اعلیٰحضرت کا ذکرِ خیر سننے کو ملتا جسکی وجہ سے مجھے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے اپنائیت سی محسوس ہونے لگی الحمدللہ عزوجل اسی اپنائیت کی سوچ نے مجھے پہلی بار 1985 کے سالانہ سنتوں بھرے اجتماع کی خصوصی نشست میں شرکت پہ ابھارا۔چنانچہ میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں میں نے پردے میں رہ کر سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے بیان سنا اور رقت انگیز دعا مانگی۔الحمدللہ عزوجل اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ کرنے سعادت نصیب ہوئی، فکرِ آخرت ملی۔جس پہ استقامت پانے کے لئے میں نے مدنی انعامات پہ عمل کرنا شروع کر دیا، الحمدللہ عزوجل مدنی انعامات پہ عمل کی برکت سے مجھے چل مدینہ کی سعادت نصیب ہوگئ

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی

یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تو جھڑی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اولیائے کرام کی قربانیاں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دینِ اسلام کی رُشد و ہدایت سے معمور روشن تعلیمات سے سارے عالم کو مُنوّر کرنے کیلئے اولیائے عظام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے بھی صرف اور صرف اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے خوب خوب قربانیاں دیں۔ شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صرف 17 سال (اور ایک قول کے مطابق 18) کی عمر میں اپنی ماں سے اجازت لے کر جیلان شریف سے بغدادِ مُعلّٰی کا سفر اختیار فرمایا۔ دورِ طالبِ علمی میں بھوک، پیاس، فاقے اور گوشہ نشینی کی آزمائشوں پر صبر واِستقامت کے ساتھ قائم رہ کر عظیم مقام پایا اور ساری زندگی دینِ اسلام کی اِشاعت اور نیکی کی دعوت کیلئے وقف فرمائی۔ (قلائدالجواھر، ص ۱۰ مفھوما)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

خواجہ غریب نواز کی قربانی!

سلطانُ الہند، خواجہ غریبِ نواز معینُ الدین چِشتی اجمیری رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً 15 سال کی عمر میں بُخارا، سمر قند، نیشا پور کا سفر اختیار کیا۔ جب مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی بار گاہِ منور میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو معینُ الدّین (دین کا مددگار) کا خِطاب (Title) عطا ہوا اور نیکی کی دعوت کی خاطر ہِند کے شہر اجمیر جانے کا حکم ہوا۔ آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیکی کی دعوت کی برکت سے بیشمار غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کے لئے وقف فرمادی۔

www.dawateislami.net

(اللہ کے خاص بندے عبدہ،ص۵۰۸تا۵۱۳،ملتقطا)

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظُلمتیں کافور باطِل نے بڑے زور سے سر اپنا اٹھایا

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۵۳۲)

داتا صاحب کی قربانی!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر بار چھوڑنے کی قربانی دی، شہر غَزنی (افغانستان) کے محلے ہجویر سے سفر کیا اور مرکزُ الاولیاء لاہور کو اپنے مَسکن و مَدفَن کے لئے مُنتخب فرمایا۔ اسی طرح بیشمار اولیائے کرام نے عیش و آرام اور اپنا گھر بار چھوڑا، نت نئی مشقتیں جھیلیں، زندگیاں وقف کیں اور جانیں قربان کیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی قربانیاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک زندگی بھی سُنَّت کو زندہ کرنے اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کی اِصلاح کے لئے وقف ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو بابُ المدینہ کراچی سے شروع کر کے دنیا کے 200 سے زائد ممالک تک پہنچا دیا۔ اصلاحِ اُمَّت کے عظیم و مُقدس جذبے کے تحت کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ شُہرۂ آفاق، پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی، بے شمار سُنَّتوں کا مجموعہ، "فیضانِ سنت" جیسی ضخیم و عظیم کتاب اور مختلف موضوعات پر پچاسیوں رسائل بھی لکھے۔ عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے سینکڑوں موضوعات پر بیانات، شرعی، تنظیمی، تاریخی اور طِبّی وغیرہ معلومات سے معمور

مدنی مذاکروں کا سلسلہ سالہا سال سے جاری ہے۔اس کے علاوہ اُمَّتِ مصطفٰے کی خیر خواہی کیلئے آپ کی مقرر کردہ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کی جانب سے ہزاروں مکتوبات اور لاکھوں تعویذات کا سلسلہ ماہانہ جاری رہتا ہے۔

شہا عطاؔر پر ہر آن رحمت کی نظر رکھنا کرے دن رات یہ سنت کی خدمت یارسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

نفس کی قربانی

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ۱۴۲۴ھ میں عیدُالاضحیٰ کے موقع پر مُلک سے باہر تھے۔ بعض ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے بے حد اصرار پر آپ نے عیدُالاضحیٰ پاکستان میں منانے کی حامی بھرلی لیکن عید سے صرف چند روز پہلے ای میل کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا: شبِ جمعہ (۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۴ھ) کو پرواز تھی، بُدھ کو دل میں ہلچل پیدا ہو گئی۔ میں نے بہت غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میں عید بابُ المدینہ میں آکر دھوم دھام سے خُوب رونق بھرے ماحول میں بچوں، گھر والوں اور کثیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مناؤں۔ بابُ المدینہ آنے میں نفس کی پیروی ہے اور امارات میں رہ کر تحریری کام کرنے میں آخرت کی بہتری، بابُ المدینہ میں عوام کی بھیڑ میں گُناہوں کی کثرت اور امارات میں تنہائی کے باعث مَعاصی سے کافی بچت، عوام کی گہما گہمی میں زبان و آنکھ کی حفاظت نہایت ہی مشکل جبکہ امارات میں اپنے گھر پر زبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی حد تک حاصل۔ (اس لئے) سوچا فی الحال بابُ المدینہ میں جاکر سوائے نفس کو خُوش کرنے کے دین کے اَہم کام کو سَر انجام دینے کی بظاہر کوئی صورت سامنے نہیں ہے، قربانی کے دن ہیں، اور ظاہر ہے قربانی وہی ہے جو نَفْس کو گراں

www.dawateislami.net

گُزرے ، لٰہذا! نفس کی قربانی دینا ہی مناسب ہے ، لٰہذا! آخِرت کی بہتری پر نظر رکھتے ہوئے میں نے بابُ المدینہ آنے کا اِرادہ مُلتوی کر دیا ہے۔(تعارفِ امیر اہلسنت، ص ٦٥)

رسائل "جوشِ اِیمانی" "حُسینی دُولھا" اور "ابوجہْل کی مَوت" کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اسلافِ کرام کے بیان کردہ اخلاص سے بھرپور عظیم قربانیوں پر مشتمل فکر انگیز واقعات سُن کر اُمید ہے کہ ہمارا بھی رضائے الٰہی کی خاطر قربانی دینے کا ذہن بنا ہو گا۔ اسلافِ کرام کی قربانیوں سے متعلق مزید معلومات کیلئے امیرِ اَہلسُنّت کے 3 رسائل بنام **"جوشِ اِیمانی"** **"حسینی دولھا"** اور **"ابوجہل کی موت"** کا مُطالعہ کرنا بھی انتہائی مفید ہے۔ مسلمانوں کو بھی رضائے الٰہی کی خاطر راہِ خدا میں قربانی دینے کا خوگر بنانے کے لئے یادگارِ اَسلاف، امیرِ اہلسنّت نے اپنے ان مُنفرد رسائل میں صحابۂ کرام اور دیگر بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شُجاعت و بہادری اور راہِ خدا میں دینِ متین کی خاطر پیش کی جانے والی بے مثل و بے مثال اور شاندار قربانیوں پر مشتمل رقت انگیز واقعات کو انتہائی خوبصورت اور آسان انداز میں تحریر فرمایا ہے، لٰہذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ان تینوں رسائل کو ھدیۃً زیادہ تعداد میں طلب فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**PrintOut**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

دینِ اسلام میں قُربانی کی اَہمیَّت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کردہ قربانی کے واقعات سے ہمیں یہ درس ملا کہ ہم اپنے اَندر صبْر و

www.dawateislami.net

شُکر جیسی عادات پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کا ذہن بنائیں تاکہ وقت آنے پر بغیر کسی شک وشبہہ کے ہم راہِ خدا میں قربانیاں دے سکیں۔ان اَوصافِ حمیدہ کو اپنی ذات پر نافذ کرنے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اَسلاف کی سیرت و کردار کا مُطالَعہ کریں،جب ہم اَنْبیائے کرام عَلَیۡھِمُ السَّلَام اور اَوْلیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات پڑھیں گے،تواِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ان جیسی قربانیاں دینے اور مصیبتوں پر صبر کرنے کا ذہن بھی بنے گا۔ آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُتَعَلِّق سُنا۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے ساری زِنْدگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گزاری، حکمِ خُداوَنْدی میں اپنا تَن، مَن، دھن فِدا کرنے کا عملی مُظاہَرہ کیا، یہاں تک کہ چاند سا بیٹا بھی راہِ خدا میں قُربان کرنے سے دَریغ نہیں کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی یہ اَدا اتنی پسند آئی کہ تمام اُمّتِ مُسلمہ کو حکم فرمادیا کہ تم بھی میرے خلیل (عَلَیۡہِ السَّلَام) کی اس اَدا پر عمل کرتے ہوئے جانور ذَبح کیا کرو۔

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ قُربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے باپ اِبْراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی سُنَّت ہیں۔ صَحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجه،کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیه، ۳/۵۳۱،رقم:۳۱۲۷)

قربانی محفوظ ہوتی ہے

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! خُوش دِلی سے قُربانی کیا کرو اور ان کے خُون پر رِضائے اِلٰہی اور اَجر کی اُمید رکھو اگرچہ وہ زمین پر گر چکا ہو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حِفاظَت میں گرتا ہے۔

(معجم اوسط، ۱۴۸/۶، حدیث: ۸۳۱۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! یاد رکھئے! جس شخص پر شَرعی اُصولوں کی بِنا پر قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلّق مَسائل سیکھنا بھی لازِم ہیں۔ فِی زَمانہ عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث مُسلمان اس اَہم فَریضہ کو بھی کَماحَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ اس کا حق ہے) اَدا نہیں کر پاتے، ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِینی مَعلُومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلِف مالکِ نِصاب اَفراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کر دیتے ہیں اور قُربانی کے لئے کیسا جانور ہونا چاہئے؟ یا کس عَیب کی وجہ سے قُربانی نہیں ہو گی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبراہیمی پر عمل کر لیا اور ہمارا واجِب اَدا ہو گیا حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے، لہٰذا قُربانی کے اَحکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتعلّق شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشتَمِل رِسالہ **"اَبْلَق گھوڑے سُوار"** یا مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15"** سے قُربانی کے مَسائل کا مُطالَعہ کیجئے یا دارُ الاِفتا اہلسنَّت سے رُجوع کیجئے۔

قُربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی خِدمتِ دین کے کم و بیش 103 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدمت میں مَشغول ہے۔ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کے لئے ماہانہ کروڑوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کے لئے اپنے گھر، رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کو دعوتِ اسلامی کے شُعْبہ جات کا تَعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنے کی بھرپور کوشش بھی کرنی ہے اور اپنے عزیز و اَقارِب کو یہ ترغیب بھی دِلانی ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی کے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔

مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ

آیئے! اپنے اندر مدنی کاموں کو کرنے کی کُڑھن اُجاگر کرنے اور اپنی معلومات میں اضافے کی نیت سے دعوتِ اسلامی کے ایک اہم ترین شعبے بنام "**مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ**" کا مختصر تَعارف سنتے ہیں۔یاد رہے! "**مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ**" کا بنیادی مقصد سُنّی علمائے کرام و مشائخ عظام مثلاً ائمہ مساجد، خطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مدنی کاموں میں ان کی مدد حاصل کرنا، ان کی دعائیں لینا اور سُنّی جامعات و مدارس میں مدنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مُذاکرے، مختلف تربیتی اجتماعات میں سُنّی جامعات و مدارس کے طلبہ کرام کی شرکت کروانا، ان کیلئے مناسب خیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے تاکہ اس طبقے میں دعوتِ اسلامی سے متعلق اچھے تاثرات قائم ہوں، ان کی دعاؤں اور ان کی رہنمائی کی برکت سے دعوت اسلامی مزید ترقیوں کی منازل طے کرتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور "**مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ**" کو مزید ترقیاں اور عروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو عطار کا ذکرِ خیر

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ماہِ ذُوالحِجَّۃُ الحرام میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا وصالِ پُر ملال ہوا اسی مناسبت سے کچھ ان کی سیرت کے بارے میں سنتے ہیں۔ آپ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرحمن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت، تقویٰ وطہارت اور شریعت وسُنَّت کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیاوی مال ودولت جمع کرنے کی لالچ (Avarice) بالکل نہ تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مساجد سے مَحَبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979ء میں جب شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ "کولمبو" تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب سے بہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدہ غوثیہ کا ورد فرماتے، کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی (Bedstead) پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفرِ حج میں وصال

www.dawateislami.net

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالمِ شِیر خوارگی میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم ۱۳۷۰ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہوگئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی مختصر علالت کے بعد ۱۴ ذوالحِجّۃ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آج کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں ہم نے رضائے الٰہی کی خاطر اسلافِ کرام کی قربانیوں کے متعلق سُننے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ ہم نے سنا کہ

- اسلافِ کرام رضائے الٰہی کی خاطر دُنیوی وزارت و منصب کو بخوشی قربان کر دیتے ہیں۔
- اسلافِ کرام رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان، گھر بار حتّٰی کہ خاندان کو بھی قُربان کرنے سے گریز نہیں فرماتے۔
- انبیائے کرام کو راہِ خدا میں بہت ستایا گیا حتّٰی کہ کئی نبیوں نے اس راہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔
- انبیائے کرام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا تھا لہٰذا یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے فوراً تیار ہوگئے۔
- انبیائے کرام نے راہِ خدا میں آنے والے مَصائب و آلام کو بخوشی برداشت کیا اور ثابت قدم رہے۔
- اسلافِ کرام نے اپنی پوری زندگی رضائے الٰہی کے کاموں کیلئے وقف فرما دی تھیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسلافِ کرام کے طُفیل ہمیں بھی رضائے الٰہی کی خاطر قُربانیاں دینے کا جذبہ نصیب

www.dawateislami.net

فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیتے ہیں فیض عام اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں قافِلے میں چلو
اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرَم خوب جلوے ملیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۱-۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سفر کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! سفر کرنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: ☆ ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا (Startout) سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ۵/۱۶۱) ☆ اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے، چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ☆ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

(Resign) کرکے جائیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔☆ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ اللّٰہ3،3 بار، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایک بار پھر کہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَo وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَo (پ ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بُوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۲۸) ☆سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ (Gift) لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر (Stone) ہی ڈال لائے۔(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، حدیث: ۱۷۵۰۲، ۶/ ۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب (1) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (2) 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔